سیاست وامور خارجہ کے رہنما اُصول سیرت طیبہ کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر حافظ سیّد ضیاء الدین

استاذ شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس II

اُمور مملکت چلانے میں نبی کریم ﷺ کی سیاست واُمور خارجہ کے اُصول اعلیٰ درجہ کے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

یَآ یُّھَا النَّبِی اِنَّا ارسلنک شَاھدً اوّ مبشروّ نذیرً ا وّداعیاً إلی اللّٰہ بِاذنہ و سر اجاً منیرًا (۱)

ترجمہ: اے نبی ﷺ یقیناً ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا، اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا اور ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بعثت کے مقصد کو بیان کر کے بتادیا کہ نبی کریم ﷺ کی دنیا میں آمد دعوت الی اللہ کے لئے تھی جو حق اور سچ پر مبنی تھی اس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی سیاست وامور خارجہ کی پالیسی کے اُصول برحق تھے جو امت مسلمہ اور مسلم ممالک کے سیاست دانوں اور حکمرانوں کے لئے رہنما اُصول کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی دعوت دین سارے زمانے، قوم اور قبیلے کے لئے تھی۔ نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی میں چونکہ روسائے کفار کی سخت عداوت کی بناء پر دعوت اسلام صرف اور صرف مکہ مکرمہ اور اس کے اطراف تک محدود رہی۔ لیکن ہجرت مدینہ کے بعد یہ دعوت اسلام عالمگیر حیثیت اختیار کر گئی تھی۔ اس لئے کہ مدینہ منورہ میں مسلم حکومت قائم ہوگئی جس کے سربراہ خود نبی کریم ﷺ تھے۔ اور نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے یہ اہم سیاسی کام انجام دیا کہ مدینہ منورہ اور اس کے قرب وجوار میں رہائش پذیر قبائل خصوصاً یہود کے ساتھ سیاسی معاہدہ فرمایا جو میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہے۔ (۲) اس معاہدہ کی وجہ سے مدینہ منورہ امن کا گہوارہ بن گیا اور سب

قبائل خصوصاً مسلمان امن وسکون کی زندگی بسر کرنے لگے اور نبی کریم ﷺ کے لئے سیاسی، مذہبی، امور خارجہ اور نظام مملکت کی تشکیل آسان ہوگئی۔ جس کی وجہ سے مسلمان مضبوط ومستحکم ہوکر اجتماعی قوت بن گئے اور ریاست کی سرحدوں کو وسعت ملی۔

نبی کریم ﷺ کے سیاسی اُصول

ا۔ اخلاق: اخلاق حسنہ ایسے اوصاف ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا ہے اور مسلمانوں کو ان سے متصف ہونے کی تعلیم دی گئی ہے۔ کتاب اللہ اور احادیث اخلاق میں بھی اخلاق حسنہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ خود بھی ہر ایک سے اخلاق سے پیش آتے۔ جعفر طیارؓ نے نجاشی کے دربار میں نبی کریم ﷺ کی اخلاق تعلیمات کو بیان کیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

اے بادشاہ ہم لوگ ایک جاہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، ہمسایوں کو ستاتے تھے، بھائی بھائی پر ظلم وستم کرتا تھا۔ زبردست زیردستوں کو کھا جاتے تھے، اسی اثنا ء میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا اس نے ہم کو سکھایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں خونریزی سے باز آئیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، ہمسائیوں کو آرام دیں اور عفیف عورتوں پر بد نامی کا داغ نہ لگائیں۔ (۳)

رَأیته ءیا مر بمکارم الا خلاق (۴)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کو میں نے دیکھا کہ وہ لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

اسی طرح ابوسفیان جو ابھی تک حالت کفر میں تھے انہوں نے قیصر روم کے دربار میں نبی کریم ﷺ کی دعوت کا نقشہ کچھ اس طرح پیش کیا۔

قال ماذا یا ءمر کم قلت یقول اعبد و اللہ و حد ہ
ولاتشر کو ابہ شیاء وّ اتر کو امایقول ابا ؤ کم و یأمرنا
با لصلوٰۃ ، ۔ ۔ ۔ العفاف و الصلۃ(۵)

ترجمہ: وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے میں نے کہا وہ کہتا ہے کہ صرف اکیلے خدا کی عبادت کرو اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاک دامنی اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے۔

۲۔ حکمت ودانائی: حکمت کے معنیٰ عرفان اور دانائی کے ہیں۔ حکمت ایک ایسی نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو عطا کی تھی اسی طرح نبی آخرالزماں ﷺ کو بھی علم کے ساتھ ساتھ حکمت بھی عطاء کی گئی ارشاد خداوندی ہے۔

و يعلمهم الكتاب و الحكمة

ترجمہ: وہ (نبی کریم ﷺ) انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے

نبی کریم ﷺ نہایت نرم مزاج اور خوش اخلاق تھے آپ ﷺ بڑے وقار اور متانت سے گفتگو فرماتے تھے علامہ شبلی نعمانی سیرت النبی ﷺ میں لکھتے ہیں کہ:

آپ ﷺ کے کان میں کوئی کچھ بات کہتا تو اس وقت تک اس کی طرف سے رخ نہ پھیرتے جب تک وہ خود منہ نہ ہٹا لے۔ مصافحہ میں بھی یہی معمول تھا یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے مجلس میں بیٹھتے تو آپ ﷺ کے زانو کبھی ہمنیشوں سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے تھے (۶)

۳۔ سخاوت: نبی کریم ﷺ کی فطرت میں سخاوت تھی جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ سب لوگوں میں زیادہ سخی تھے اور خصوصاً رمضان المبارک کے مہینہ میں آپ ﷺ زیادہ سخاوت فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے پوری عمر کسی کے کچھ مانگنے پر نہیں کا لفظ نہیں فرمایا تھا۔

عن ابن عباسؓ قال كان رسول ﷺ اجو دالنّاس و كان اجو د مايكون فى رمضان(۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

نبی کریم ﷺ انسانیت کی خدمت و امداد کے لئے اپنا سب کچھ لوٹا دیتے تھے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دیکھا کہ دور تک آپ ﷺ کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے تو اس نے آپ ﷺ سے جانوروں کی درخواست کی اور آپ ﷺ نے بکریاں اسے دے دیں۔ اس شخص نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا کہ اسلام قبول کر لو محمد ﷺ ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہو جانے کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

عن انس قال ماسئل رسول ﷺ علی الا سلام شیئاً اِلاّ اعطاہ قال فجاء ہ رجل فا عطاہ غنما بین جبلین فر جع اِلی قومہ فقال یا قوم اسلمو ا فا ن محمد ﷺ یعطی عطا ءً لاّ یخشیٰ الفا فۃ(۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے اسلام کے واسطے سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ ﷺ نے نہ دی ہو۔ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں دے دیں (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں جو جگہ ہوتی ہے۔ وہ بھر گئی تھی) وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیونکہ محمد ﷺ اتنا کچھ دیتے ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔

۴۔ ایثار و قربانی: نبی کریم ﷺ کی عادات میں ایثار و قربانی کا وصف ہر لحہ اور ہر موقع پر نظر آتا تھا صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک عورت نے آپ ﷺ کو ایک چادر پیش کی اور آپ ﷺ کو چادر کی ضرورت بھی تھی۔ ایک صاحب جو

خدمت میں موجود تھے انہوں نے کہا کہ کیا ہی اچھی چادر ہے آپ ﷺ نے وہ چادر اتار کر اسے عنایت کر دی۔

فقالت یا رسول اللّٰہ اکسوک ھذا فا خذ ھا النبی ﷺ محتا جاً الیھا فلبسھا فو اھا علیہ رجل من الصحابۃ فقال یا رسول اللّٰہ ماحسن ھٰذا فا کستیھا فقال نعم(۹)

ترجمہ: حضرت سہیل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں یہ چادر آپ ﷺ کے پہننے کے لئے لائی ہوں نبی کریم ﷺ نے وہ چادر ان سے قبول کر لی جیسے آپ ﷺ کو اس کی ضرورت رہی ہو پھر اسے پہن لیا صحابہ میں سے ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ کے بدن پر وہ چادر دیکھی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بڑی عمدہ چادر ہے آپ ﷺ عنایت فرما دیجئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ لے لیں۔

علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرۃ النبی ﷺ میں لکھتے ہیں کہ ایک صحابی کے پاس شادی کے ولیمہ کے لئے گھر میں کچھ نہ تھا نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا عائشہؓ کے پاس جاؤ اور آٹے کی ٹوکری مانگ لاؤ وہ گئے اور جا کر لے آئے حالانکہ کاشانۂ نبوت میں اس ذخیرہ کے سوا شام کے کھانے کو کچھ نہ تھا۔(۱۰)

۵۔ مہمان نوازی: نبی کریم ﷺ کے پاس جو مہمان آتا آپ ﷺ خود ہی اس مہمان کی خاطر تواضع فرماتے تھے اور جو بھی آپ ﷺ کی خدمت میں مہمان آتا وہ خواہ مسلم ہوتا یا غیر مسلم آپ ﷺ بلا تفریق اس کی مہمان نوازی فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک کافر مہمان ہوا تو آپ ﷺ نے اسے ایک بکری کا دودھ دیا وہ پی گیا غرضیکہ نبی کریم ﷺ اسے بکریوں کا دودھ نکال کر دیتے گئے اور وہ

پیتا گیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔(۱۱)

۶۔ **مساوات:** نبی کریم ﷺ کی نظر میں امیر وغریب اور آقا وغلام سب یکساں تھے جیسا کہ حضرت بلال حبشیؓ، حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت صہیب رومیؓ سب غلام رہ چکے تھے لیکن یہ سب کی سب آپ ﷺ کی بارگاہ میں روسائے قریش سے کم مرتبہ نہ تھے ایک موقع پر حضرت سلمانؓ اور بلالؓ موجود تھے، اتفاق سے ابوسفیان آ نکلے ان کے بارے مذکورہ اصحاب نے کچھ کہا جسے امام مسلم نے اپنی کتاب صحیح مسلم میں بیان کیا ہے۔

عن عائذ بن عمرو ان ابا سفیان اتی علی سلمان و صهیبؓ و بلالؓ فی نفر فقا لو اما اخذ ت سیو ف الله من عتق عدو الله ما خذ ها قال فقال ابو بکر اتقولون هذا الشیخ قریش و سید هم فاتی النبی ﷺ فا خبره فقال یا ابا بکر لعلک اغضبتهم لئن کنت أغضبتهم لقد اغضبت ربک فاتاهم ابوبکر فقال یا اخوتا اغضبتکم قالو الا یغفر الله لک یا أخی-(۱۲)

ترجمہ:۔عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان حضرت صہیبؓ اور حضرت بلالؓ کے پاس اسلام قبول کرنے سے پہلے آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہوں نے کہا۔ اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی اللہ کا دشمن نہ مارا گیا) ابوبکر صدیقؓ نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو (ابوبکر صدیقؓ نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول ﷺ کے پاس آئے آپ ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی

حضرت سلمانؓ حضرت صہیب اور حضرت بلالؓ کو) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے رب کو ناراض کیا یہ سن کر ابو بکر نے ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا وہ بولے نہیں۔ اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

۷۔ **تواضع وانکساری:** نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ تواضع وانکساری کی پیکر تھی آپ ﷺ نے بھی اپنے اصحابؓ کو تواضع کی تعلیم دی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من تو اضع لا خیہ المسلم رفعہ اللہ --(۱۳)

ترجمہ: جو اپنے بھائی کے لئے تواضع سے پیش آتا ہے خدا اس کے مرتبہ کو اونچا کر دیتا ہے۔

سیرت مصطفیٰ میں ہے کہ حضرت ابو امامہؓ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے عصاء مبارک پر ٹیک لگاتے ہوئے کاشانہ نبوت سے باہر تشریف لائے تو ہم سب صحابہ تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے یہ دیکھ کر تواضع کے طور پر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس طرح نہ کھڑے رہا کرو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے رہا کرتے ہیں۔ میں تو ایک بندہ ہوں۔ بندوں کی طرح کھاتا ہوں اور بندوں کی طرح بیٹھتا ہوں۔(۱۴)

سیرت مصطفیٰ کے مصنف مولانا عبدالمصطفیٰ مکہ کے بارے میں تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب فاتحانہ شان کے ساتھ آپ ﷺ اپنے لشکروں کے ہجوم میں شہر مکہ کے اندر داخل ہونے لگے تو اس وقت آپ ﷺ پر تواضع وانکساری کی ایسی تجلی نمودار تھی کہ آپ ﷺ اونٹنی کی پیٹھ پر اس طرح سر جھکائے ہوئے بیٹھتے تھے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک کجاوہ کے آگلے حصہ سے لگا ہوا تھا۔(۱۵)

تاریخ اسلام کے مصنف مولانا شاہ اکبر خان نجیب آبادی نبی کریم ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

آپ ﷺ میں تواضع تھی مگر دنائت نہ تھی ہیبت تھی مگر درشتی نہ تھی سخاوت تھی مگر اسراف نہ تھا جو شخص آپ ﷺ کے سامنے یکا یک آجاتا تو وہ ہیبت زدہ ہو جاتا اور جو پاس آبیٹھتا وہ خدائی بن جاتا۔(١٦)

٨۔عفوودرگذر: عفوودرگذر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نبی کریم ﷺ عفوودرگذر سے کام لیتے رہے۔آپ ﷺ اپنے دشمنوں پر بھی رحم فرماتے تھے اور ان سے درگذر سے کام لیتے تھے۔ نبی کریم ﷺ کے لئے اپنے دشمنوں سے انتقام لینے کا ایک بڑا موقع مکہ کا دن تھا۔لیکن نبی کریم ﷺ نے ان سب کو معاف فرمادیا جس کی برکت سے سب لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے

وحشی نبی کریم ﷺ کے عزیز ترین چچا حضرت حمزہؓ کا قاتل تھا اور ابوسفیان کی بیوی جس نے حضرت حمزہ کا سینہ چاک کیا اور دل وجگر کے ٹکڑے کیئے اور عکرمہ بن ابی جہل اسلام قبول کرنے سے پہلے باپ کی طرح نبی کریم ﷺ اور اسلام کے سخت ترین دشمن تھے۔صفوان بن اُمیہ جو روسائے قریش میں سے تھے اور وہ اسلام کے شدید ترین دشمن تھے اسی طرح ابوسفیان بن امیہ اسلام قبول کرنے سے پہلے اسلام کے دشمن تھے۔غزوۂ بدر سے لیکر فتح مکہ تک جتنی بھی لڑائیاں لڑی گئیں ان میں سے اکثر میں ان کا ہاتھ تھا نبی کریم ﷺ نے عفوودرگزر سے کام لیا اور ان سب کو معاف کردیا جس کی وجہ سے ان دشمنان اسلام نے اسلام قبول کرلیا اور پھر پوری زندگی اسلام کی ترویج تعلیم اور خدمت میں صرف کردی۔(١٧)

ایک صحابی حضرت ابو مسعود کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے غلام کو ماررہا تھا کہ پیچھے سے آواز آئی جان لو جان لو، مڑ کر دکھا تو نبی کریم ﷺ تھے فرمارہے تھے ابو مسعودؓ جتنا تم کو اس غلام پر قابو ہے اس سے زیادہ خدا کو تم پر ہے ابو مسعود کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اس نصیحت کا یہ اثر مجھ پر ہوا کہ میں نے پھر کسی غلام کو نہیں مارا (عفو درگذر سے کام لیتا تھا)۔(١٨)

نبی کریم ﷺ کے اُمور خارجہ کے رہنما اُصول

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ﷺ میں اُمور خارجہ کے رہنما اُصول مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ **دعوت توحید:** نبی کریم ﷺ کی بعث کا مقصد دعوت توحید تھا جو آپ ﷺ کی خارجہ پالیسی کی بنیاد تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ کو حکم خداوندی ہوا۔

قل انما انا بشر مثلکم یو حیٰ الّی انما الھکم الہ وّ احد(۱۹)

تمہارا خدا بس ایک خدا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پہلا پیغام دیا ارشاد خداوندی ہے۔

اللہ لا الہٰ الا ھو الحیی القیوم لا تا خذہ سنة وّلا نوم لہ مافی السموت و ما فی الا رض(۲۰)

ترجمہ: اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اوروں کا قائم رکھنے والا اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

اسی طرح سورۃ البقرہ میں ارشاد خداوندی ہے۔

و الھکم الہ وّ احد لا الہٰ الاّ ھو(۲۱)

ترجمہ: اور تمھارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کی خارجہ پالیسی میں ہمیشہ توحید کی دعوت موجود رہتی تھی خواہ سفر میں ہوں یا حضر میں، کوئی مہمان آئے یا قافلہ تجارتی ہو یا ملاقاتی، حج کا موقع ہو یا جنگ کا، آپ ﷺ دعوت اسلام لوگوں کو دیا کرتے اور لوگوں تک دین کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دین اسلام کی دعوت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

و من احسن قو لاً من دعا الی اللہ(۲۲)

ترجمہ: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی ہے جو اللہ کی طرف بلائے۔

سورۃ ال عمران میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اہل کتاب یہود و نصاریٰ کو دعوت توحید دینے کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

قل یا ھل الکتاب تعالوا الیٰ کلمة سواء بیننا وبینکم ان لانعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہٖ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضنا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانامسلمون (۲۳)

ترجمہ: فرمادیجئے اے اہل کتاب آؤ ایک ایسے کلمہ کی طرف جو ہمارے اور تمھارے درمیان برابر ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں اور ہم اپنے میں سے ایک دوسرے کو ربّ نہ بنالیں اللہ کے سوا پھر اگر وہ نہ مانیں تو کہہ دو تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔

غرضیکہ نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی اسی بنیادی تعلیم کی ترویج سے عبارت ہے اور یہی آپ ﷺ کے اُمور خارجہ کا بنیادی اُصول رہا۔

۲۔ معاہدات کی پابندی: وعدہ پورا کرنا اسلامی تعلیمات ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے جس سے وعدہ کیا ہمیشہ اس کو پورا کیا اور آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو بھی وعدہ وفا کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ کی خارجہ پالیسی کا یہ اصول تھا کہ آپ ﷺ وعدوں کو پورا فرماتے تھے۔ اور ساتھ ساتھ دوسروں کو بھی وعدہ پورا کرنے کا حکم دیتے تھے۔ قرآن کریم ﷺ نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔

و اوفو ابالعھد انّ العھد کان مسئولا (۲۴)

ترجمہ: اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں سوال ہوگا۔

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں یہود اور انصار کو بلا کر معاہدہ لکھوایا۔ جسے دونوں فریقوں نے منظور کیا(۲۵)

نبی کریم ﷺ ایفائے عہد یعنی وعدہ پورا کرنے کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ امن کی حالت ہو یا جنگ کا زمانہ کسی کافر سے معاملہ ہو یا کسی مسلمان سے نبی کریم ﷺ ہر حال میں اپنے وعدے کی پاسداری کرتے تھے اور صحابہ کرام کو بھی ایفائے عہد کی تاکید فرماتے رہتے تھے حضور ﷺ کی اس خوبی کا اعتراف ان کے بدترین دشمن بھی کرتے تھے کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی سے یا کسی معاملے میں عہد شکنی کی ہے یا اپنے وعدے کو پورا نہیں کیا۔(۲۶)

۳۔ سفارتی حکمت عملی: نبی کریم ﷺ نے کئی مواقع پر اپنے اصحاب کو اپنا سفیر بنا کر متعدد ممالک میں بھیجا ان میں روم، ایران، مصر، حبش، یمامہ وغیرہ شامل ہیں۔ اور اصحاب رسول ﷺ میں مشہور سفراء و حضرت دحیہ کلبیؓ حجرت عبداللہ بنؓ حذافہ، حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ، حضرت عمرؓ بن امیہ وغیرہ شامل ہیں جو دعوت اسلام کے خطوط لیکر مختلف ممالک تشریف لے گئے تھے(۲۷)

حضرت جعفرؓ نے دربار نجاشی میں ایک سفارتی نمائندہ کے طور پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔

ایھا الملک کنا قوم اھل جا ھیلة نعبد الا صنام نا کل المیتة نا تی الفو احش یا کل القوی منا الضعیف و کنا علیٰ ذالک حتی بعث اللہ الینار سولا نعرف حسبه ونسبه وَ صد قه، وَعفا فه، فا مر نا با لصدق(۲۸)

اے بادشاہ ہم جاہل تھے بتوں کی پوجا کرتے تھے، مردار کھاتے تھے، بے حیائی کے کام کرتے تھے، ہم میں سے طاقت ور ضعیف کو کھا جاتا تھا ہم

اس حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ بھیجے ہم اس کے حسب و
نسب اور سچائی اور اس کی امانت و دیانت سے واقف تھے اس نے ہمیں
سچائی کا حکم دیا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کے صحابی حضرت دحیہ کلبی نے بھی قیصر روم کے دربار میں آپ ﷺ کا خط پہنچایا قیصر روم نے ابوسفیان سے پوچھا کہ تم سچ سچ بتاؤ کہ محمد ﷺ کی تعلیم کیسی ہے تو ابوسفیان نے جو اس وقت حالت کفر میں تھے کہا وہ کہتا ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ نماز پڑھو، پاک دامنی اختیار کرو سچ بولو اور صلہ رحمی کرو (۲۹)

غرضیکہ اسی طرح نبی کریم ﷺ کی تعلیمات میں امور خارجہ کے مندرجہ ذیل امور موجود ہیں۔ جس میں امن عالم، دفاع ریاست، اندرونی استحکام سفارتی حکمت عملی وغیرہ کی تعلیمات موجود ہیں۔ جس سے استفادہ کر کے ملکی استحکام قائم کر سکتے ہیں، اور دیگر ممالک سے بہترین تعلقات قائم رکھ سکتے ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 46-45

۲۔ تاریخ اسلام، جلد اول، شاہ معین الدین ندوی، صفحہ 42، دارالاشاعت کراچی 1948ء

۳۔ سیرۃ النبی، علامہ شبلی نعمانی، جلد ششم، صفحہ ۱۰ دارالاشاعت کراچی، 1985ء

۴۔ صحیح بخاری، امام بخاری، جلد اول، مترجم مولانا عبدالحکیم، صفحہ ۱۰۵ فرید بک اسٹال، لاہور 1981ء

۵۔ صحیح مسلم، امام مسلم، جلد ششم، علامہ وحید الزمان، مشتاق بک کارنر، لاہور۔ 1995ء

۶۔ سیرۃ النبی جلد دوم، علامہ شبلی نعمانی، صفحہ 301، نیشنل بک فاؤنڈیشن پاکستان 1988ء

۷۔ صحیح بخاری، امام مسلم، جلد اوّل، مترجم مولانا ظہور الباری، صفحہ 39، دارالاشارت کراچی 1985ء

۸۔ صحیح مسلم، امام مسلم، جلد ششم، صفحہ 31-30 علامہ وحید الزمان، مشتاق بک کارنز، لاہور، 1995ء

۹۔ صحیح بخاری، امام بخاری، جلد سوم، مترجم، مولانا ظہور الباری، صفحہ 95-394، دارالاشاعت، کراچی 1985ء

۱۰۔ سیرۃ النبی ﷺ، علامہ شبلی نعمانی، جلد دوم، صفحہ 291 دینی کتب خانہ، لاہور 1975ء

۱۱۔ سیرۃ النبی ﷺ، علامہ شبلی نعمانی، جلد دوم، صفحہ 291، دینی کتب خانہ، لاہور، 1995ء

۱۲۔ صحیح مسلم، امام مسلم، جلد ششم، مترجم، علامہ وحید الزمان 1995ء، ص ۱۷۵

۱۳۔ اسلامی خطبات، مولانا عبدالسلام بستوی، جلد دوم، صفحہ 90، بحوالہ طبرانی، مکتبہ السلفیہ، لاہور 1980ء

۱۴۔ سیرت مصطفیٰ، مولانا عبدالمصطفی الاعظمی صفحہ 87-386، القرآن پبلیکیشنز، لاہور 2004

۱۵۔ ایضاً // // // // صفحہ 387

۱۶۔ تاریخ اسلام جلد اوّل، مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی صفحہ 266 نفیس اکیڈمی کراچی 1998ء

۱۷۔ سیرۃ النبی ﷺ، علامہ شبلی نعمانی جلد دوم، صفحہ 20-219 دارالاشاعت کراچی 1985ء

۱۸۔ ایضاً // // // // جلد ششم، صفحہ 240

۱۹۔ القرآن، سورۃ حم سجدۃ، آیت 6

۲۰۔ ایضاً، سورۃ البقرہ آیت 255

۲۱۔ ایضاً // // // // آیت 163

۲۲۔ القرآن، سورہ حم سجدہ، آیت 33

۲۳۔ القرآن، سورۃ ال عمران، آیت 64

۲۴۔ القرآن، سورۃ بنی اسرائیل، آیت 34

۲۵۔ سیرۃ النبی ﷺ، علامہ شبلی نعمانی، جلد اول، صفحہ 76-175 دارالاشاعت کراچی 1985ء

۲۶۔ سیارہ ڈائجسٹ، اخلاق رسول ﷺ نمبر دسمبر 1995ء، صفحہ 208 لاہور

۲۷۔ سیرۃ النبی ﷺ، علامہ شبلی نعمانی جلد اول صفحہ 268 دارالاشاعت کراچی 1985ء

۲۸۔ السیرۃ النبویۃ، ابن ہشام، صفحہ 225، مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر 1936ء

۲۹۔ سیرۃ النبی ﷺ، علامہ شبلی نعمانی جلد اول، صفحہ 269 دارالاشاعت کراچی 1985ء

آؤ قلم کو ھاتھ میں لو

ملاؤ ہاتھ سبھی صلح و آشتی کے لئے
پڑھے لکھے ہو تو آؤ قلم کو ہاتھ میں لو

نکل نہ جائے کہیں وقت ہاتھ سے بے دام
کرو نہ دیر سفیر حرم کو ہاتھ میں لو

تمہارے ہاتھ قلم ہو گئے تو کیا ہوگا
ہے اب بھی وقت رہ محتشم کو ہاتھ میں لو

پکڑ لو ایسا راستہ فلاح مل جائے
تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو

پکڑ لو ایسا راستہ فلاح مل جائے
تم اپنے پاؤں سے نقش قدم کو ہاتھ میں لو

بچاؤ راہزن وقت سے کتاب حیات
حدیث پاک شفیع الامم کو ہاتھ میں لو

خدا کے واسطے اپنے قلم کو ہاتھ میں لو